امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا شام میں
شہید ہونے کا قصہ ثابت نہیں

لم تثبت قصۃ الامام
انہ استشہد فی الشام

کاوش

علامہ منیر عباس چشتی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمہ

ہمارے اس رسالے کا عنوان ہے

لَمْ تَثْبُتْ قِصَّةُ الإِمَامِ أَنَّهُ اسْتُشْهِدَ فِي الشَّامِ

ترجمہ :"امام کے بارے میں یہ قصہ ثابت نہیں ہے کہ وہ شام میں شہید ہوئے۔ "

یہ عنوان اس رسالے کی اصل موضوع کو واضح کرتا ہے، جو امام نسائی رحمہ اللہ کی وفات کے بارے میں مشہور روایت کی حقیقت کا جامع جائزہ پیش کرتا ہے۔ امام احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ کی وفات کے بارے میں جو قصہ عام ہے، اس کے مطابق کہا جاتا ہے کہ آپ کو شامیوں نے قتل کیا۔ یہ قصہ مختلف کتب میں ذکر کیا گیا ہے، جن میں سب سے مشہور کتاب "سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ" ہے۔ لیکن تحقیق کرنے پر واضح ہوتا ہے کہ اس روایت کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے۔

حافظ ذہبی نے اس روایت کو نقل کیا ہے، لیکن اس کا سلسلہ ناقص اور مشائخ بعضاً مجہول ہیں، جس کی وجہ سے یہ روایت ضعیف اور غیر معتبر قرار دی گئی ہے۔ اس حقیقت کے باوجود بعض افراد اس قصے کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں جیسے یہ مستند واقعہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (سورۃ الحجرات، آیت ٦)

ترجمہ:

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں نقصان پہنچا دو، پھر تم اپنے کیے پر پشیمان ہو جاؤ۔"

ہمیں چاہیے کہ ہر خبر کی تحقیق کریں اور اسلام کے اصولوں کے مطابق انصاف اور حسن سلوک کو ترجیح دیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ کی علمی خدمات اور ان کی علمی عظمت کو صحیح انداز میں پہچاننا ہمارا فرض ہے۔ کسی بھی بے بنیاد قصے پر یقین کر کے نہ صرف ہم حقیقت سے دور ہوتے ہیں بلکہ عوام میں غلط فہمیاں اور دشمنی بھی پیدا ہوتی ہیں۔ ہمیں تحقیق، علم اور خوف خدا کے ساتھ ہر روایت کا جائزہ لینا چاہیے اور عوام کو بھی یہی نصیحت کرنی چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

منیر عباس چشتی

تاریخ: 23 ستمبر

امام احمد بن شعیب النسائی کا تعارف

امام احمد بن شعیب نسائی رحمت اللہ تعالی علیہ کی ولادت تقریباً دو سو چودہ ہجری میں شمالی افغانستان کے علاقے نساء میں ہوئی اور اسی علاقے کے نام کے سبب آپ کو "نسائی" کہا جاتا ہے۔ آپ کا اصل نام امام احمد بن شعیب بن حسن نسائی رحمت اللہ تعالی علیہ ہے۔

آپ اہل سنت کے مشہور محدثین میں شمار ہوتے ہیں اور آپ کی زندگی علم، عبادت اور تحقیق کا روشن نمونہ ہے۔ بچپن سے ہی آپ نے علم کے حصول کا شوق پیدا کیا اور وقت کے معتبر علماء سے حدیثیں سیکھیں، جن میں امام مالک رحمت اللہ تعالی علیہ، امام شافعی رحمت اللہ تعالی علیہ اور دیگر محدثین شامل تھے۔

امام نسائی رحمت اللہ تعالی علیہ نے اپنی زندگی کو حدیث کے جمع، تحقیق اور تصحیح کے لیے وقف کیا۔ آپ نے احادیث کی صحت و ضعف کی تمیز بیان کی اور علم حدیث میں دقیق اصول وضع کیے جو آج بھی محدثین کے لیے معیار ہیں۔ آپ کی تحقیق اور اصولی کام نے امت مسلمہ کے لیے حدیث کی درست تفہیم کو ممکن بنایا۔

امام نسائی رحمت اللہ تعالی علیہ اہل سنت کی مشہور کتب ستہ کے مصنف ہیں۔ ان کی اہم کتب درج ذیل ہیں:

1. صحیح النسائی

یہ کتاب احادیث کی معتبر اور جامع کتاب ہے، جس میں آپ نے صحیح روایات کو جمع کیا اور ہر روایت کی سند کی جانچ کی۔

2. سنن النسائی الکبری

تفصیلی سنن ہیں جو فقہی اور عملی مسائل کی رہنمائی کرتی ہیں۔

4. المسند

اس میں بعض روایات کا مفصل مسند موجود ہے، جو تحقیق اور حوالہ کے لیے اہم ہے۔

5. کتب فقہی

یہ کتب فقہ اور مسائل زندگی کے عملی حل پر مشتمل ہیں اور مسلمانوں کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

6. اسلوبی و تحقیقی کتب

یہ کتب حدیث کے اصول و قواعد اور علوم حدیث کی وضاحت کرتی ہیں۔

7. کتاب الضعفاء

یہ کتاب امام نسائی رحمت اللہ تعالی علیہ کی ایک تحقیقی اور علمی کاوش ہے،۔جس میں آپ نے احادیث کی ضعیف اور مشکوک روایتوں کو جمع کیا، ان کا تجزیہ کیا اور ان کی سند کی کمی و زیادتی کا تذکرہ فرمایا۔ کتاب الضعفاء آج بھی محدثین اور علماء کے لیے ایک معتبر ماخذ کے طور پر جانی جاتی ہے اور اس میں احادیث کے ضعف و تقویت کا اصولی بیان موجود ہے۔
امام نسائی رحمت اللہ تعالی علیہ کا کردار علم و تقوی کا حسین امتزاج ہے۔ آپ کی عبادات میں نماز، ذکر اور شب بیداری شامل تھیں۔ آپ نے دنیاوی شہرت اور دولت سے دور رہ کر علم کی خدمت کو اپنا مشن بنایا۔ آپ کی تعلیمات میں اعتدال، حق پسندی اور تحقیق کی اہمیت نمایاں ہے۔ آپ نے ہمیشہ لوگوں کو نصیحت فرمائی کہ کسی بھی روایت پر فوراً یقین نہ کریں بلکہ تحقیق اور علم کے ساتھ حقیقت جانیں تاکہ کسی بے گناہ کو نقصان نہ پہنچے۔ بعض لوگ جو خود کو نعت خوان، نقیب محفل، پیر، مولوی اور خطیب ظاہر کرتے ہیں امام نسائی کی ضعیف روایت کو مبالغہ آرائی کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور عوام کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔

یہ عمل نہ صرف بے بنیاد ہے بلکہ نفرت اور فرقہ واریت کو جنم دیتا ہے۔ حقیقت میں بعض افراد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ بغض رکھتے ہیں اور اسی بغض کی بنیاد پر قصے عام کرتے ہیں تاکہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شخصیت کو بدنام کیا جا سکے۔ یہ رویہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے اور امت مسلمہ کو وحدت واخوت سے دور کرتا ہے۔

تحقیق، علم اور خوف خدا کے ساتھ ہر روایت کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ بے بنیاد قصوں پر یقین نہ کرنا اور علم و عمل کو یکجا کرنا ہر مومن کی ذمہ داری ہے۔ امام نسائی رحمت اللہ تعالی علیہ کی علمی خدمات اور ان کی زندگی کا ہر پہلو امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں اور اپنی زندگی میں تحقیق، صداقت اور علم کی روشنی قائم کریں۔

امام نسائی رحمت اللہ تعالی علیہ کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ علم، عبادت اور تحقیق ایک ساتھ ہونے چاہئیں۔ ان کے اصول ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ دین کا علم صرف جمع کرنے کے لیے نہیں بلکہ امت کی اصلاح، عمل اور رہنمائی کے لیے ہونا چاہیے۔ ان کی علمی خدمات، کتب ستہ اور کتاب الضعفاء امت مسلمہ کے لیے آج بھی رہنمائی اور اصولی تحقیق کا بہترین ماخذ ہیں۔

امام النسائی علیہ الرحمہ کی وفات سے متعلق مشہور روایت کی تحقیق

اسلامی ذخیرۂ حدیث کے عظیم معماروں میں امام احمد بن شعیب النسائی علیہ الرحمہ کا نام نہایت عظمت و وقار کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت 215 ہجری میں نساء نامی شہر میں ہوئی، اور آپ نے پوری زندگی سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور اشاعت میں بسر کی۔ آپ کی مشہور کتاب "السنن" کتبِ ستہ میں شامل ہے، اور محتاط محققین کے نزدیک اس کا درجہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کے بعد آتا ہے۔

امام النسائیؒ علیہ الرحمہ کی دیگر کتب، خصوصاً "السنن الکبریٰ" اور "خصائص علی" بھی علمِ حدیث کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

آپ کی ثقاہت، فقاہت، ضبط، عدالت اور ورع پر جلیل القدر ائمہ حدیث جیسے امام ذہبی علیہ الرحمہ، حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ، امام ابن یونس المصری علیہ الرحمہ، اور دیگر اہلِ علم نے واضح توصیفات لکھی ہیں۔ آپ اہل سنت کے عظیم امام اور حدیث کے پہرے دار تھے۔ لیکن افسوس کہ آپ کی وفات سے متعلق ایک ایسا واقعہ عوام میں مشہور کر دیا گیا جو تحقیق کے میدان میں کوئی وزن نہیں رکھتا، بلکہ یہ ایک بے بنیاد افسانہ ہے جسے کچھ عناصر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

اس حوالے سے سب سے پہلے جو روایت ذکر کی جاتی ہے وہ امام حاکم نیشاپوری علیہ الرحمہ کی کتاب معرفۃ ''علوم'' الحدیث میں منقول ہے۔ اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ امام النسائیؒ علیہ الرحمہ جب دمشق تشریف لے گئے تو اُن سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل سے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے جواب دیا کہ کیا وہ اس پر راضی نہیں کہ ان کا معاملہ دیگر صحابہ کے برابر ہو؟ اس پر مجمع بگڑ گیا اور اُن پر حملہ کر کے مسجد سے نکال دیا گیا۔ بعد ازاں وہ مکہ لے جائے گئے اور وہاں ان کا انتقال ہو گیا۔

یہ واقعہ جب ہم اصولِ حدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ یہ محض ایک مرسل و ضعیف حکایت ہے۔ امام حاکم علیہ الرحمہ نے اس کا کوئی متصل سندی سلسلہ بیان نہیں کیا بلکہ صرف "**سمعت مشایخنا**" یعنی "میں نے اپنے مشائخ سے سنا" کہہ کر بات مکمل کر دی۔ ان تمام مشائخ کی نہ کوئی تفصیل ہے، نہ توثیق، نہ حالاتِ زندگی۔ اس بنا پر یہ روایت علمی معیار پر پوری نہیں اترتی اور مردود ہے۔ اس طرح کی ضعیف اور مبہم باتوں کو پھیلانا علمی دیانت کے خلاف ہے۔

اہل سنت کے مخالفین انہی کمزور اور بے اصل روایتوں کو بنیاد بنا کر نہ صرف صحابہ کرام علیہم الرضوان کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں ، بلکہ اُن جلیل القدر ائمہ کو بھی متہم کرتے ہیں جو ان کے فضائل کے راوی و ناقل رہے ہیں ۔ یہ روش گمراہی کی طرف لے جانے والی ہے اور امت کے نوجوانوں کو صحابہ کے خلاف بغاوت پر ابھارنے کا ذریعہ بنتی ہے ۔ اسی طرح امام دار قطنی علیہ الرحمہ کی طرف بھی ایک قول منسوب کیا جاتا ہے کہ امام النسائی علیہ الرحمہ پر رملہ میں حملہ کیا گیا اور وہ زخمی ہو کر مکہ لے جائے گئے ، جہاں ان کا وصال ہوا ۔ لیکن امام دار قطنی علیہ الرحمہ کی پیدائش 306 ھ میں ہوئی جبکہ امام النسائی علیہ الرحمہ کا انتقال 303 ھ میں ہو چکا تھا ۔ اس واضح فرق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت منقطع اور غیر قابلِ قبول ہے ۔ ایسی بے بنیاد باتوں سے عقیدہ نہیں بنایا جا سکتا ، اور نہ ہی اہل سنت کے محققین ان کا اعتبار کرتے ہیں ۔

ہم نے اپنی مختلف تحریروں ، دروس ، اور رسائل میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دفاع میں قلم اٹھایا ہے ۔ ان کے خلاف تاریخی روایات کے نام پر گھڑی گئی ہر تحریر کا ہم نے رد کیا ہے ۔ یہاں بھی ہم امام النسائی علیہ الرحمہ کی وفات سے متعلق اس بے بنیاد افسانے کو رد کرتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لگنے والے الزامات کو دفع کر رہے ہیں ۔

ایک اور روایت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے "بستان المحدثین" میں نقل کی ، جس کے مطابق امام النسائی علیہ الرحمہ خصائصِ علی کی کتاب لے کر دمشق پہنچے ، اور جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل سے متعلق سوال ہوا تو آپ نے کہا کہ مجھے ان کے مناقب میں کوئی صحیح روایت نہیں ملی ، سوائے اس حدیث کے کہ

"اللھم لا تشبع بطنہ" اس پر لوگ بپھر گئے ، امام نسائی علیہ الرحمہ کو مارا گیا ، اور وہ زخمی حالت میں مکہ لے جائے گئے جہاں ان کی وفات ہوئی ۔

یہ پوری حکایت سند کے بغیر ہے اور صرف ایک جذباتی بیانیہ ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ کسی بھی محقق اور طالب علم کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ بلا تحقیق اس قسم کے بیانات کو پھیلائے۔ یہاں بھی وہی افسوسناک رویہ نظر آتا ہے کہ جذبات کو دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، حالانکہ دین جذبات سے نہیں بلکہ علم و تحقیق سے قائم ہوتا ہے۔ اس کے برعکس امام النسائی علیہ الرحمہ کے قریبی شاگرد اور مصر کے مؤرخ امام ابن یونس المصری علیہ الرحمہ نے واضح لکھا ہے کہ امام النسائی علیہ الرحمہ نے 302ھ میں مصر سے سفر کیا اور 13 صفر 303ھ بروز پیر فلسطین میں انتقال فرمایا۔ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے اس روایت کو سب سے زیادہ صحیح قرار دیا۔

ابن یونس المصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

وكان خروجه من مصر في ذي القعدة سنة اثنتين وثلاثمائة، وتوفي بفلسطين يوم الإثنين لثلاث عشرة خلت من صفر سنة ثلاث وثلاثمائة

(تاریخ ابن یونس المصری، / ترجمہ 55)

حافظ ذہبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں :

قلت: هذا أصح

(سیر أعلام النبلاء، 14/133)

یہ سب اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ امام النسائی علیہ الرحمہ کی وفات ایک قدرتی و طبعی موت تھی، اور جو کچھ ان کے ساتھ زدوکوب کا قصہ بیان کیا جاتا ہے، وہ محض افسانہ، ضعیف روایت اور حقیقت سے دور گمراہی کا ذریعہ ہے۔

ہم یہ سب کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ ہر انسان کو ایک دن مرنا ہے اور ہر شخص کو اللہ کے حضور حساب دینا ہے۔ جو لوگ جھوٹ اور مبالغہ آرائی میں مشغول ہیں، انہیں چاہیے کہ اپنی زندگی کا جائزہ لیں۔ لوگ تمہارے جھوٹ اور مفروضے سن کر اپنے عقائد اور جذبات سے محروم ہو رہے ہیں۔ اپنی زندگی ضائع کرتے ہوئے دوسروں کے حقائق کو پامال کرنا کسی بھی مومن کے لیے قابل قبول نہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ

صحابہ میں شامل ہیں۔ ایسے بزرگ کے بارے میں جھوٹ پھیلانا نہ صرف ان کی توہین ہے بلکہ امت مسلمہ کے لیے بھی نقصان دہ ہے۔ جو لوگ ان پر تنقید یا طعن کرتے ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ اپنی اصلاح کریں، اپنی زندگی کے اعمال پر غور کریں، اور اللہ کے خوف کو دل میں لائیں۔

لوگ جو عوام کو بہکانے اور جھوٹ پھیلانے میں سرگرم ہیں، انہیں قبر اور حشر کی حقیقت یاد دلائی جائے۔ انسان کے جسم و روح کا فنا ہونا یقینی ہے اور ہر شخص کو قبر میں اکیلا حساب دینا ہے۔ آج جو دنیا میں مفاد کے لیے جھوٹ بولتے ہیں، کل کو اپنے اعمال کے نتائج کا سامنا کریں گے۔ یہ حقیقت ہر مومن کے لیے سبق آموز ہے کہ خوفِ خدا اور شرم و حیاء کو اپنا شعار بنائیں۔

مولوی، نعت خوان، پیر یا کوئی بھی ایسا شخص جو امام نسائی رحمت اللہ تعالی علیہ کے نام پر جھوٹ بولتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ عوام کے جذبات سے کھیلنے کی بجائے تحقیق و علم کی روشنی اپنائے۔ وہ جھوٹ کی بنیاد پر فرقہ بندی نہ پھیلائے، نہ ہی کسی بزرگ صحابی کی شان میں خدشہ ڈالے۔ علم اور دین کی خدمت میں سچائی، انصاف اور تقویٰ لازمی ہیں۔

ہم سب کے لیے یہ ضروری ہے کہ تاریخ اور احادیث کی تحقیق کے ساتھ درست حقائق کو پیش کیا جائے۔ امام نسائی رحمت اللہ تعالی علیہ کی زندگی اور ان کی کتب ستہ و کتاب الضعفاء ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ علم کا مقصد حقیقت کو عوام تک پہنچانا، دین کی اصلاح کرنا اور امت کی رہنمائی کرنا ہونا چاہیے۔ جو لوگ جھوٹ اور مبالغہ آرائی میں مصروف ہیں، انہیں چاہیے کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کریں، خوفِ خدا اور حشر و قبر کی یاد دلائیں، اور اپنی اصلاح کریں تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہو۔

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر بات سے آگاہ ہے، اور ہر جھوٹ، ہر مبالغہ اور ہر فریب کا حساب لیا جائے گا۔ امت مسلمہ کی رہنمائی، محبت اور اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ ہم حقائق کے ساتھ انصاف کریں، اور کسی بزرگ محدث یا صحابی کے نام کو بدنام کرنے سے گریز کریں۔